**AL-AASAR Journal**
**Quarterly *Research Journal***
***www.al-aasar.com***

***Vol. 2, No.4 (2025)***
**Online ISSN: 3006-693X**
**Print ISSN:3006-6921**

# توہین رسالت کی سزا: اسلامی شریعت اور معاصر فوجداری قوانین کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ

# THE PUNISHMENT FOR BLASPHEMY :A COMPARATIVE AND ANALYTICAL STUDY OF ISLAMIC SHARIAH AND CONTEMPORARY CRIMINAL LAW

**Niaz Ali Shah**
Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University ,Mardan ,Pakistan
Email: niazali.shah1985@gmail.com
**Prof.Dr.Abzahir Khan**
Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University ,Mardan ,Pakistan
Email: abzahir@awkum.edu.pk
**Asst.Prof.Dr.Asif Saleem**
Department of Political Science,Bacha Khan University Charsadda ,Pakistan
Email:drasifsalim@bkuc.edu.pk

## Abstract

*The laws formulated for blasphemy and contempt of religion are derived from the fundamental sources of Islamic Shariah, and the prescribed punishment for blasphemy against the Prophet (peace be upon him) is in accordance with the principles of Shariah. In addition to this, if we consider man-made laws and the Universal Declaration of Human Rights, various legal sections exist to maintain peace and order in society. This shows that under the guise of freedom of expression, insulting any religion or its sacred elements is both a legal and Shariah-defined offense, as no religion permits the disrespect of another's faith or religion.*

*Therefore, this research includes a discussion on the definition of blasphemy and the conditions required for its proof. It also presents a comparative analysis of the punishments for blasphemy from both the perspective of secular law and Shariah. Moreover, the study briefly touches upon the principles set by human rights organizations and provides necessary recommendations suited to contemporary times.*

**Keyword:** Blasphemy, Sharia Law, Criminal Law, Principles of Human Rights

**تمہید:**

روئے زمین پر رہنے والے تقریباہر فرد کسی نہ کسی نظریئے اور عقیدے کے ساتھ منسلک ہے اور یہی عقیدہ ان کے اقدار، شناخت، ثقافت اور طرز زندگی کو ایک بنیاد میسر کرتی ہے جو بعض اوقات جنون کے حد تک پہنچ جاتی ہے اور اسی عقیدے کے بنیاد پر وہ دوسرے لوگوں سے الگ تھلک ہوتا ہے۔ ان کا رہن سہن ، بودوباش، معاملات حتیٰ کہ طریقہ عبادت بھی دوسرے اقوام سے الگ ہوتا ہے۔ لیکن یہ بدیہیات میں سے ہے کہ کسی بھی مذہب اور عقیدے نے دوسرے مذہب کے پیروں کاروں پر تنقید اور تحقیر نہیں کی بلکہ اس عمل کو انتہائی گھٹیاں قرار کر اس سے کنارہ کش ہونے کی ترغیب دی ہے۔ یہاں تک کہ دنیائے عالم دین اسلام کو ایک متشدد مذہب قرار دیتے ہے لیکن اس کے تعلیمات میں سب سے پہلے کن اُصول کا تذکرہ ہے۔

[(وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ)][1]

"اور اُنہیں برا بھلا نہ کہو جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں کہ وہ زیادتی کرتے ہوئے جہالت کی وجہ سے اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے"

دین اسلام نے دیگر مذاہب کے تعظیم اور توقیر کے خاطر مسلمانوں کو توہین سے روک کے رکھا ہے اور یہی معاملہ دیگر الہامی مذاہب کا بھی ہے کہ وہ برگزیدہ شخصیات اور مقدسات کے توہین کو ناجائز سمجھتے ہے۔ لیکن یہ بھی مُسلّمات میں سے ہے کہ انسانی فطرت میں جذبہ اور جنونیت کے ساتھ ساتھ حسد، بعض اور لالچ بھی ودیعت رکھی گئی ہے۔ اس لئے جب کوئی مستقل قانون نہ ہو تو انسان جانوروں سے بھی آگے نکل کر حیوانیت کا درجہ پالیتی ہے اور وہ اپنے فکر اور سوچ کا اظہار اس طریقے پر کر دیتا ہے کہ اس سے بہت سارے لوگوں کے احساسات مجروح ہو جاتے ہیں۔

کسی بھی الہامی مذہب میں انسان کو شتر بے مہار کے طرح نہیں چھوڑا بلکہ کچھ خاص تعلیمات کے پابند بنا کر ایک خاص دائرہ کار کے اندر عمل کرنے کا پابند بنایا۔اور یہی صورت وضعی قوانین میں بھی موجود ہے کہ ہر ملک کا الگ آئین اور دستور ہیں اور کوئی بھی ملک آئین اور دستور کے بغیر نہیں چل سکتا کیونکہ ملک کے لئے امن وسلامتی کا ذریعہ اس کا ملک کا قانون اور آئین ہی ہے۔

اس وجہ سے روئے زمین پر نازل ہونے والے مذاہب کے ساتھ ساتھ حدود کے دائرے میں بنائے گئے مختلف ممالک میں امن وامان قائم کرنے کے لئے اُصول وضع کی ہیں جن کی پاسداری تمام باشندگان ریاست پر لازمی ہے۔اسی اُصول وضوابط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی بھی مذہب اور فرقے کے مقدس ہستیوں پر زبان درازی توہین ہے اور اس کا مستقل سزا ہے تاکہ کوئی اور اس جرم کا ارتکاب نہ کریں۔درج ذیل میں توہین رسالت کا مفہوم،اسباب،شرعی اور وضعی قوانین میں اس کی حقیقت کیا ہے اُن کا تذکرہ ہو گا۔

**1.1.توہین رسالت کا مفہوم**

توہین کی تعریف: مطلق توہین کی تعریف بہت وسیع ہے اور اس کا مطلب مختلف صورتوں میں مختلف ہو سکتا ہے۔عام طور پر، توہین کا مطلب کسی شخص، گروہ یا چیز کی عزت، وقار یا احترام کو نقصان پہنچانا ہے۔یہ لفظی طور پر ہو سکتا ہے (مثلاً، جارحانہ الفاظ استعمال کر کے) یا غیر لفظی طور پر (مثلاً، کوئی ایسا فعل یا عمل انجام دیتے ہوئے جس سے کسی کا احترام کم ہو)۔

البتہ توہین رسالت سے مراد "رسول اللہ ﷺ یا دیگر انبیاء کرام کی شانِ اقدس، مقام نبوت، عزت یا حرمت میں جان بوجھ کر نازیبا، گستاخانہ، یا اہانت آمیز الفاظ یا حرکات بطور تحقیر یا ہنسی مذاق کے طور پر کرنا۔"

مطلق توہین کے کئی اقسام ہیں اور ان کے وجوہات اور اسباب بھی مختلف ہیں

ذاتی توہین: کسی مخصوص شخص کے ذات کو نشانہ بنا کر اُن کی توہین کرنا۔

گروہی توہین: کسی خاص جماعت، فرقہ یا گروہ کے کسی فعل یا عمل کو نشانہ بنا کر تحقیر کرنا۔

قومی توہین: کسی متعین اور مشخص قوم، ملک یا علاقے کو نشانہ بنایا جائے۔

مذہبی توہین: کسی بھی مذہبی عقیدے دینی اور مذہبی شخصیات وافراد کو نشانہ بنایا جائے۔

**غیر اخلاقی توہین:** ایسے حرکات وسکنات یا قول وفعل سے متعلق غیر اخلاقی اور تمسخر سے بھری ہوئے افعال یا اقوال صادر کرنا جو معاشرے میں ناشائستہ اور بد تمیزی پر مبنی ہو۔

استقرائی طور پر یہ چند صورتین ہیں لیکن کسی بھی صورت میں توہین کی صحیح تعریف کرنے کے لیے اس کا خاص تناظر اور صورتحال ضروری ہے۔کیونکہ ہر توہین کے کچھ اسباب ہوتے ہیں ان کے تناظر میں اس پر توہین کا حکم لگایا جائے گا۔

**1.2 توہین رسالت کا مفہوم**

توہین رسالت کا مطلب ہے "کسی بھی طریقے سے انبیاء کرام، خاص طور پر نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کی شان میں گستاخی کرنا۔" یہ عمل مسلمانوں کے لیے نہ صرف مذہبی بلکہ جذباتی بھی ہوتا ہے، اور اس کو سختی سے ناپسند کیا جاتا ہے۔اسلامی تعلیمات میں، توہین رسالت کو ایک سنگین گناہ قرار دیا گیا ہے جس کے لئے سخت سزاؤں کی

**AL-AASAR Journal**
**Quarterly *Research Journal***
***www.al-aasar.com***
***Vol. 2, No.4 (2025)***
**Online ISSN: 3006-693X**
**Print ISSN:3006-6921**

تجویز دی گئی ہے۔اور یہ سزائیں مستقل طور پر قرآن اور حدیث سے ماخوذ ہے کچھ صورتیں تو ایسی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے سامنے صادر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے ان کو سزا دی گئی۔ذیل میں توہین رسالت اور توہین مذہب کے سزاوں کو مختصر جائزہ پیش کیا جائے

اب امر میں کسی بھی مسلمان کو کوئی شک نہیں کہ پیغمبر اسلام کے خلاف تضحیک آمیز جملے استعمال کرنا، خواہ الفاظ میں، خواہ بول کر، خواہ تحریری، خواہ ظاہری شباہت، یا ان کے بارے میں غیر اخلاقی امور کا براہ راست یا بالواسطہ سٹیٹمنٹ دینا جس سے ان کے بارے میں بُرائی، خود غرضی یا سخت تاثر پیدا ہو یا ان کو نقصان دینے والا تاثر ہو یا ان کے مقدس نام کے بارے میں شکوک وشبہات وتضحیک پیدا کرنا، ان سب کی سزا عمر قید یا موت اور ساتھ میں جرمانہ بھی ہو گا۔ان سزاوں کے بارے میں قرآنی تعلیمات درج ذیل ہیں -

**1.3 قرآن اور توہین رسالت**

[(إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا)][2]

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دیتے ہیں، اللہ ان پر دنیا اور اخرت میں لعنت کرتا ہے۔اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

[(وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ.)][3]

رسول اللہ ﷺ کو جو لوگ ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

[(وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ)][4]

"اگر یہ لوگ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمھارے دین میں طعن کریں تو کفر کے لیڈروں سے قتال کرو اس لیے کہ ان کی قسمیں (قابل اعتبار) نہیں ہیں تاکہ یہ (اپنی شرارتوں اور توہین آمیز خاکے بنانے سے) باز آجائیں"۔

مفسر ابن کثیر (وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

(أی عابوه وانتقصوه ومن هاهنا أخذ قتل من سب الرسول صلوات الله وسلامه عليه أو من طعن فی دين الاسلام او ذكره بتنقص)[5]

یعنی تمھارے دین میں عیب لگائیں اور تنقیص کریں۔یہاں سے ہی یہ بات اخذ کی گئی ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کو گالی دے یا دین اسلام میں طعن کرے یا اس کا ذکر تنقیص کے ساتھ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

قرآن پاک کے آیات اور مفسرین کے اجماعی آراء کو دیکھا کر یہی راجح قول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے شان اقدس میں گستاخی کرنے کی سزا قتل ہے اور اس پر تقریبا اکثر مفسرین کا اتفاق بھی ہے آگے حدیث مبارکہ کے تناظر میں چند احادیث ذکر کئے جاتے ہیں۔

**1.4 احادیث اور توہین رسالت**

(قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَايَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلَكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ)[6]

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

حضرت عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون کھڑا ہو گا کعب بن اشرف کے لیے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیفیں دی ہیں تو محمد بن مسلمہ اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر جا کر اس کو قتل کر دیا۔ اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ میں نے اس کو قتل کر دیا۔

اس حدیث کے ذیل میں ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباري میں لکھا ہے کہ یہاں اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچانے سے مراد یہ ہے کہ اس نے اپنے اشعار کے ذریعے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تکالیف دی تھیں اور مشرکوں کی مدد کی تھی۔ حضرت عمرو سے روایت ہے کہ یہ کعب بن اشرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتا تھا اور قریش کو مسلمانوں کے خلاف ابھارتا تھا۔ یہ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے واسطے سے اللہ کو اذیت دیتا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا اعلان کیا اور محمد بن مسلمہ نے اس کو قتل کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے قتل کی اطلاع دے دی۔

(بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَتِيكٍ، وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَيُعِينُ عَلَيْهِ)[7]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع یہودی کو قتل کرنے کے لیے چند انصار کا انتخاب فرمایا، جن کا امیر عبد اللہ بن عتیق مقرر کیا۔ یہ ابو رافع نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تکالیف دیتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لوگوں کی مدد کرتا تھا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه:

(أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جاءه رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: اقْتُلْهُ)[8]

"قال ابن تيمية في الصارم المسلول : «وأنه كان يقول الشعر يهجو به رسول الله صلى الله عليه وسلم ويأمر جاريتيه أن تغنيا به فهذا له ثلاث جرائم مبيحة للدم: قتل النفس والردة والهجاء"[9]

"لأنه كان يكثر من سبه، وقد أمر بقتل القينتين اللتين كانتا تغنيان بسبه وانتقم لنفسه؛ لأنه من سبه فقد كفر ومن كفر فقد آذى الله ورسوله"[10]

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک پر خود پہنا ہوا تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک آدمی اس وقت حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قتل کر دو.

ابن تیمیہ نے الصارم المسلول میں لکھا ہے کہ ابن خطل اشعار کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتا تھا اور اپنی باندی کو وہ اشعار گانے کے لیے کہا کرتا تھا، تو اس کے کُل تین جرم تھے جس کی وجہ سے وہ مباح الدم قرار پایا، اول ارتداد دوسرا قتل اور تیسرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے ابن خطل کے ان دونوں باندیوں کے قتل کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔

"ومن ذلك أنه أمر يوم الفتح بقتل الحويرث بن نقيد وهو معروف عند أهل السير .... وكان ممن يؤذي رسول الله صلى الله عليه وسلم..... فقتله علي بن أبي طالب"[11]

ترجمہ: فتح مکہ کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حویرث بن نقیذ کو قتل کرنے کا حکم دیا اور یہ ان لوگوں میں سے تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہنچایا کرتے تھے۔ حضرت علی نے اس کو قتل کیا۔

(عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: (قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من سب نبيا قتل ومن سب أصحابه جلد)[12]

ترجمہ: حضرت علی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی نبی کو برا کہے اسے قتل کیا جائے اور جو صحابہ کو برا کہے اس کو کوڑے لگا دئے جائیں۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com

Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

**تبصرہ**

ان تمام دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن وحدیث میں شاتم الرسول اور شاتم القرآن کی سزا موت ہے اور آزادی اظہار رائے کے آڑ میں توہین کرنے والوں کے لئے مختلف اسلامی ممالک میں یہی سزا متعین ہے اگرچہ 1860ء میں توہین کے لئے سزا یہی مقرر کی گئی تھی لیکن مغربی ممالک میں اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ دوغلی پالیسی کے بناء پر آج تک کئی ممالک میں توہین کو جرم ہی نہیں مانتا اور اس کو آزادی اظہار رائے کے منافی قرار دیتا ہے۔

**1.5 فقہاء کرام اور توہین کی سزا**

درج بالا مباحث میں توہین کی سزا قرآن پاک اور احادیث النبوی ﷺ کے روشنی میں ثابت ہوئی کہ قرآن پاک نے کیا سزا مقرر کی ہے اور اس میں رسول اللہ کا طریقہ کیا تھا اور درج ذیل فقہاء کے عبارات ملاحظہ کریں جس میں شاتم الرسول اور شاتم قرآن کے متعلق سزا سے بحث ہوئی ہیں۔

گستاخِ رسول کی سزا کے حوالے سے جلیل القدر علما کی آرا ملاحظہ فرمائیے:

**امام محقق ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ**

"كل من أبغض رسول الله ﷺ بقلبه كان مرتدًا فالساب بطريق أولى ثم يقتل حدًا عندنا فلا تقبل توبته في إسقاط القتل.... وإن سبّ سكران ولا يعفى عنه"[13]

"ہر وہ شخص جو دل میں رسول ﷺ سے بغض رکھے، وہ مرتد ہے اور آپ کو سب وشتم کرنے والا تو بدرجہ اولیٰ مرتد ہے اسے قتل کیا جائے گا۔ قتل کے ساقط کرنے میں اسکی توبہ قبول نہیں۔ اگرچہ حالتِ نشہ میں کلمہ گستاخی بکا ہو، جب بھی معافی نہیں دی جائے گی۔"

**علامہ زین الدین ابن نجیم علیہ الرحمہ**

"كل كافر فتوبته مقبولة في الدنيا والآخرة إلا جماعة الكافر بسب النبي وبسبّ الشيخين أو إحداهما.... لا تصح الردة السكران إلا الردة بسب النبي ولا يعفى عنه.... وإذا مات أو قتل لم يدفن في مقابر المسلمين، ولا أهل ملته وإنما يلقى في حفيرة كالكلب"[14]

"ہر قسم کے کافر کی توبہ دنیا و آخرت میں مقبول ہے، مگر ایسے کفار جنہوں نے حضور ﷺ یا شیخین میں سے کسی کو گالی دی تو اُس کی توبہ قبول نہیں۔ ایسے ہی نشہ کی حالت میں ارتداد کو صحیح نہ مانا جائے گا مگر حضور ﷺ کی اہانت حالتِ نشہ میں بھی کی جائے تو اُسے معافی نہیں دی جائے گی۔ جب وہ شخص مر جائے تو اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں، نہ ہی اہل ملت (یہودی نصرانی) کے گورستان میں بلکہ اسے کتے کی طرح کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے گا۔"

**امام ابن بزاز علیہ الرحمہ.**

"إذا سبّ الرسول ﷺ أو واحد من الأنبياء فإنه يقتل حدًا فلا توبة له أصلًا سواءً بعد القدرة عليه والشهادة أو جاء تائبًا من قبل نفسه كالزنديق لأنه حد واجب فلا يسقط بالتوبة ولا يتصور فيه خلاف لأحد لأنه حق تتعلق به حق العبد فلا يسقط بالتوبة كسائر حقوق الآدميين وكحد القذف لا يزول بالتوبة"[15]

"جو شخص رسول اللہ ﷺ کی اہانت کرے یا انبیا میں سے کسی نبی کی گستاخی کرے تو اسے بطورِ حد قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ کا کوئی اعتبار نہیں، خواہ وہ تائب ہو کر آئے یا گرفتار ہونے کے بعد تائب ہو اور اس پر شہادت مل جائے تو وہ زندیق کی طرح ہے۔ اس لیے کہ اس پر حد واجب ہے اور وہ توبہ سے ساقط نہیں ہو گی۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں، اس لیے کہ یہ ایسا حق ہے جو حق عبد کے ساتھ متعلق ہے، جو بقیہ حقوق کی طرح توبہ سے ساقط نہیں ہوتا جیسے حدِ قذف بھی توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔"

**علامہ علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ**

"الكافر بسبّ النبي من الأنبياء لا تقبل توبته مطلقًا ومن شكّ في عذابه و كفره كفر"[16]

"کسی نبی کی اہانت کرنے والا شخص ایسا کافر ہے جسے مطلقاً کوئی معافی نہیں دی جائے گی، جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے، وہ خود کافر ہے۔"

**علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ**

"واعلم انه قد اجتمعت الأمة على أن الاستخفاف بنبينا وبأي نبي كان من الأنبياء كفر، سواء فعله فاعل ذلك استحلالا أم فعله معتقدًا بحرمته ليس بين العلماء خلاف في ذلك، والقصد للسب وعدم القصد سواء إذ لا يعذر أحد في الكفر بالجهالة ولا بدعوى زلل اللسان إذا كان عقله في فطرته سليما"[17]

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
*www.al-aasar.com*

*Vol. 2, No.4 (2025)*
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

"تمام علمائے اُمت کا اجماع ہے کہ ہمارے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہوں یا کوئی اور نبی علیہ السلام ان کی ہر قسم کی تنقیص واہانت کفر ہے، اس کا قائل اسے جائز سمجھ کر کرے یا حرام سمجھ کر، قصداً گستاخی کرے یا بلا قصد، ہر طرح اس پر کفر کا فتویٰ ہے۔ شانِ نبوت کی گستاخی میں لاعلمی اور جہالت کا عذر نہیں سنا جائے گا، حتیٰ کہ سبقتِ لسانی کا عذر بھی قابل قبول نہیں، اس لیے کہ عقل سلیم کو ایسی غلطی سے بچنا ضروری ہے۔"

علامہ ابو بکر احمد بن علی رازی علیہ الرحمہ

"ولا خلاف بين المسلمين أن من قصد النبي ﷺ بذلك فهو ممن ينتحل الإسلام أنه مرتد فهو يستحق القتل"[18]

"تمام مسلمان اس پر متفق ہیں کہ جس شخص نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اہانت اور ایذا رسانی کا قصد کیا وہ مسلمان کہلاتا ہو تو بھی وہ مرتد مستحق قتل ہے۔"

## ذمی شاتم رسول کا حکم

جو شخص کافر ہو اور اسلامی سلطنت میں رہتا ہو، ٹیکس کی ادائیگی کے بعد اسے حکومت تحفظ فراہم کرتی ہے، مگر جب وہ اہانتِ رسول کا مرتکب ہو تو اس کا عہد ختم ہو جاتا ہے اور اس کی سزا بھی قتل ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

علامہ ابن تیمیہ علیہ الرحمہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فإن الذمي إذا سبه لا يستتاب بلا تردد فإنه يقتل لكفره الأصلي كما يقتل الأسير الحربي "[19]

"اگر کوئی ذمی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اہانت کا مرتکب ہو تو اسے توبہ کا مطالبہ کئے بغیر قتل کر دیں گے کیونکہ اسے اس کے کفر اصلی کی سبب قتل کیا جائے گا جیسے حربی کافر کو قتل کیا جاتا ہے۔"

امام محقق ابن الہمام علیہ الرحمہ

"میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ ذمی نے اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اہانت کی یا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف غیر مناسب چیز منسوب کی، اگر وہ ان کے معتقدات سے خارج ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت یہ یہود و نصاریٰ کا عقیدہ ہے، جب وہ ان چیزوں کا اظہار کرے تو اس کا عہد ٹوٹ جائے گا اور اسے قتل کر دیا جائے گا۔"

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ

"فلو أعلن بشتمه أو إعتاده قُتل ولو امرأة وبه يفتى اليوم"[20]

"جب ذمی علانیہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی اہانت کا مرتکب ہو تو اسے قتل کیا جائے گا، اگرچہ عورت ہی ہو اور اسی پر فتویٰ ہے۔"

حرفِ آخر

قاضی عیاض مالکی اور علامہ ابن تیمیہ رحمہما اللہ، دونوں نے امام ابو سلیمان خطابیؒ کا موقف نقل کرتے ہوئے لکھا:

"لا أعلم أحداً من المسلمين اختلف في وجوب قتله"[21]

"میں نہیں جانتا کہ مسلمانوں میں سے کسی نے شاتم رسول کے قتل میں اختلاف کیا ہو۔"

علامہ ابن تیمیہؒ مزید لکھتے ہیں:

"إن الساب إن كان مسلما فإنه يكفرويقتل بغير خلاف وهو مذهب الأئمة الأربعة وغيرهم"[22]

"بے شک حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو سب و شتم کرنے والا اگرچہ مسلمان ہی کہلاتا ہو، وہ کافر ہو جائے گا۔ ائمہ اربعہ اور دیگر کے نزدیک اِسے بلا اختلاف قتل کیا جائے گا۔"

مزید اپنی مشہور و معروف "کتاب الصارم المسلول علی شاتم الرسول" میں نقل فرمایا ہے: "ان من سب النبی صلى الله عليه وسلم من مسلم او كافر فانه يجب قتله، هذا مذهب عليه عامة اهل العلم- قال ابن المنذر: أجمع عوام أهل العلم على أن حد من سب النبی صلى الله عليه وسلم : القتل ، وممن قاله مالك والليث واحمد واسحق وهو مذهب الشافعی ، وقد حكيابوبكر الفارسی من اصحاب الشافعی اجماع المسلمين على ان حد من سب النبی صلى الله عليه وسلم القتل".

**AL-AASAR Journal**
**Quarterly *Research Journal***
***www.al-aasar.com***
***Vol. 2, No.4 (2025)***
**Online ISSN: 3006-693X**
**Print ISSN:3006-6921**

ترجمہ: عام اہلِ علم کا مذہب ہے کہ جو آدمی خواہ مسلمان ہو یا کافر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتا ہے اس کو قتل کرنا واجب ہے۔ ابن منذر نے فرمایا کہ عام اہل علم کا اجماع ہے کہ جو آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتا ہے، اس کی حد قتل کرنا ہے اور اسی بات کو امام مالک، امام لیث، امام احمد، امام اسحاق نے بھی اختیار فرمایا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے. اور ابو بکر فارسی نے اصحابِ امام شافعی سے مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے کہ شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حد قتل ہے۔

وقال محمد بن سحنون: اجمع العلماء على ان شاتم النبي صلى الله عليه وسلم والمتنقص له كافر، والوعيد جاء عليه بعذاب الله له وحكمه عند الامة القتل، ومن شك في كفره وعذابه كفر"[23]

محمد بن سحنون نے فرمایا: علماء کا اجماع ہے کہ شاتم رسول اور آپ کی توہین و تنقیص شان کرنے والا کافر ہے اور حدیث میں اس کے لیے سخت سزا کی وعید آئی ہے اور امت مسلمہ کے نزدیک اس کا شرعی حکم، قتل ہے۔ اور جو آدمی اس شخص کے کفر اور عذاب کے بارے میں شک وشبہ کرے گا وہ بھی کافر ہو گا

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ابن سحنون سے مزید نقل کیا ہے:"ان الساب ان كان مسلما فانه يكفر ويقتل بغير خلاف وهو مذهب الائمة الأربعة وغيرهم "[24]

اگر گالی دینے والا مسلمان ہے تو وہ کافر ہو جائے گا اور بلا اختلاف اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ اور یہ ائمہ اربعہ وغیرہ کا مذہب ہے۔

مندرجہ بالا عبارات سے یہ بات آفتابِ نیم روز کی مانند واضح ہو گئی کہ باجماعِ امت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا یا ان کی توہین و تنقیص کرنے والا کھلا کافر ہے اور اس کو قتل کرنا واجب ہے۔ اور آخرت میں اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور جو آدمی اس کے کافر ہونے اور مستحقِ عذاب ہونے میں شک کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا؛ کیوں کہ اس نے ایک کافر کے کفر میں شبہ کیا ہے۔

### 2.1 توہین کی سزا وضعی قوانین کے تناظر میں

عالمی قوانینِ آزادیٔ اظہار رائے اور اسلامی ممالک خصوصاً پاکستان، سعودی اور ایران میں آزادیٔ اظہار رائے کی قانون سازی کا تجزیہ کرنا، اس کا عملی نفاذ اور توہین مذہب کے مسئلے کے حوالے سے جو قانون نافذ ہے اس کو مستقبل کے خطرات اور بین الاقوامی این جی اوز کے آئیے دن دخل اندازی سے بچانے کے لئے، ایک مستقل لائحہ عمل اور قانون سازی کی ضرورت ہے تاکہ آزادی اظہار رائے کے آڑ میں ملحدین کے مذموم ارادیں پورے نہ ہو اور مستقبل کے امکانات اور خطرات کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے- آزادیٔ اظہار رائے اور توہین مذہب کے حوالے سے عالمی اور ملکی قوانین میں سے ایک قانون (295A) ہے وہ یہ کہتا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر یا غلط ارادے سے اپنی گفتگو، الفاظ، تحریر، اشارہ یا کسی تصویر کے ذریعے سے کسی مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کرنے کی کوشش کرتا ہے انڈین پینل کوڈ کے مطابق وہ مجرم ہے- یہ قانون آزادیٔ اظہار رائے کے حوالے سے پہلا قانون ہے جو ایک حد کے طور پر قانونی شکل اختیار کر کے پیش کیا گیا تاکہ کسی بھی شخص کی طرف سے اس آزادی کا غلط استعمال کر کے کسی بھی سماجی، مذہبی شخصیت یا عقیدے یا گروہ کی توہین نہ کی جائے- یہاں ایک اور سیکشن ہے (295B) قرآن پاک کے توہین کرنے والے کے حوالے سے متعین کیا گیا جو اس بات پر زور دیتا ہے کہ قرآن مجید کو برا بھلا کہنا اسی تضحیک کرنا آئین پاکستان کے مطابق جرم ہے- جیسے یہ قوانین مذہب سے متعلق ہیں اور بہت زیادہ جدوجہد اور غور وخوض کے بعد پاس کیے گئے اور پاکستانی آئین کا حصہ بنے- مختلف گروہوں کی طرف سے اس آزادیٔ اظہار رائے کے غلط استعمال اور مذہبی توہین کے حوالے سے بہت سارے مسائل تھے مثلاً احمدیوں قادیانیوں کا گروہ وغیرہ- ان مذہبی اختلافات نے لوگوں کو اس حالت تک پہنچا دیا کہ انہوں نے دوسرے مذاہب، مذہبی شخصیات اور گروہوں کے بارے میں نازیبا زبان استعمال کرنا شروع کر دی- اس حالت نے پاکستان کے مسلمانوں کو بھی اس حوالے سے تشویش میں مبتلا کر دیا اور اس طرح پاکستان کے آئین میں ایک اور ترمیم کی گئی جسے (295C) کہا جاتا ہے جو پوری دینا کے لئے ایک چیلنج ہے اور انسانی حقوق کے تنظیموں سمیت بہت سے ادارے اس قانون میں تبدیلی کے درپے ہیں۔ اس قانون کے مطابق اس بات پر پابندی لگا دی گئی کہ کوئی بھی شخص یا اقلیت رسولِ پاک (ﷺ) کے حوالے سے کسی بھی قسم کی نازیبا زبان استعمال کرنے کی کوشش بھی نہیں کرے گا اگر کسی نے ایسا کیا تو یہ آئین پاکستان کے مطابق قابل سزا جرم ہو گا اور اس کے خلاف کاروائی کی جائے گی-

پاکستان کو تقسیم کے وقت برطانوی استعماری قانونی نظام وراثت میں ملا- بہت سے قوانین بشمول باب 15 (مذہب کے حوالے سے) 1860ء کے انڈین پینل کوڈ سے نافذ کیے گیے- ضیاء دور حکومت 1977 میں ضیاء الحق نے یہ بیان دیا کہ جس طرح پاکستان اسلام کی بنیاد پر وجود میں آیا تو اس کا استحکام اور بقاء بھی اسی وقت ممکن ہے جب اسلامی نظریے کو مضبوطی سے اپنایا جائے اور ضیاء الحق نے پاکستان کے قانونی نظام میں اسلامی نظام کو لازمی قرار دیا- انہوں نے بہت سارے قوانین بالخصوص توہینِ رسالت کے حوالے سے قوانین متعارف کروائے-

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www.al-aasar.com
Vol. 2, No.4 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

سیکشن (295B) کے مطابق کوئی بھی شخص جان بوجھ کر قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کی بے حرمتی، توہین یا اسے نقصان پہچانے کی کوشش کرے گا یا اسے برا بھلا کہے گا اسے غیر اخلاقی انداز یا غیر قانونی مقصد کے لیے استعمال کرے گا تو اسے عمر قید کی سزا دی جائی گی۔

سیکشن (A295) کے مطابق کوئی بھی شخص تقریر یا تحریر، کسی تصویر یا کنایہ کے ذریعے سے تہمت، الزام لگائے، بلواسطہ یا بلاواسطہ رسالت مآب (ﷺ) کے اسم مبارک کی توہین کرے اسے اس جرم کی پاداش میں سزائے موت، عمر قید یا جرمانے کی سزا دی جائے گی۔[25]

مذکورہ بالا سیکشن اور اس کے علاوہ جو دستور اور آئین پاکستان میں دفعات ہیں ان کے سزائیں مندرجہ ذیل ہیں۔

295– عبادت گاہ کو نقصان پہنچانا: مذہب کی توہین کی نیت سے مقدس جگہ یا چیز کو نقصان پہنچانا۔

سزا: 2 سال تک قید، جرمانہ یا دونوں۔

295-A– مذہبی جذبات کو مجروح کرنا: دانستہ اور بدنیتی سے مذہبی عقائد کی توہین۔

سزا: 10 سال تک قید، جرمانہ یا دونوں۔

295-B– قرآن پاک کی بے حرمتی: جان بوجھ کر قرآن کو نقصان پہنچانا یا بے حرمتی کرنا۔

سزا: عمر قید۔

295-C– حضرت محمد ﷺ کی توہین: نبی کریم ﷺ کے خلاف گستاخانہ الفاظ یا اشارے۔

سزا: سزائے موت، اور جرمانہ۔

296– مذہبی اجتماع میں خلل ڈالنا: عبادات یا مذہبی اجتماعات میں دانستہ مداخلت۔

سزا: 1 سال تک قید، جرمانہ یا دونوں۔

297– قبرستان یا جنازہ گاہ کی بے حرمتی: قبروں یا مردوں کی یادگار کی توہین۔

سزا: 1 سال تک قید، جرمانہ یا دونوں۔

298– مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانا: الفاظ یا اشاروں سے کسی کے مذہبی جذبات مجروح کرنا۔

سزا: 1 سال تک قید، جرمانہ یا دونوں۔

298-A– مقدس شخصیات کی توہین: اہل بیت، صحابہ یا خلفائے راشدین کی بے ادبی۔

سزا: 3 سال تک قید، جرمانہ یا دونوں۔

298-B– قادیانیوں کا اسلامی القابات استعمال کرنا: اسلامی عبارات، خطبے، رسومات کا استعمال ممنوع۔

سزا: 3 سال تک قید اور جرمانہ۔

298-C– قادیانیوں کا خود کو مسلمان کہنا یا تبلیغ کرنا

سزا: 3 سال تک قید اور جرمانہ۔

مندرجہ بالا قوانین اکثر اسلامی ممالک میں آئین اور دستور کا حصہ ہے اور کئی ممالک میں اس پر سختی کے ساتھ عمل بھی ہوتا ہے۔ لیکن انسانی حقوق اور بین المذاہب ہم آہنگی کے نام پر ڈھنڈھورا پیٹنے والوں کا حال دیکھا جائے تو فرقہ وارانہ فسادات کی جڑ یہی لوگ ہیں جہاں پر بھی مذہبی توہین کا کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے تو ان کے پیچھے یہی لوگ کارفرماں ہوتے ہیں اور بعض واقعات مستقل حکومتی سرپرستی میں ہو کر اُن کو آزادی اظہار رائے کا نام دیا جو ایک مسلم معاشرے کے لئے انتہائی افسوس ناک بات ہے اور ان کے مذہبی حمیت اور غیرت کو للکارنے کا ایک سبب ہے۔

اگر انصاف سے دیکھا جائے تو توہین رسالت کا قانون 1859 میں پوری دنیا کے لئے بنایا گیا تھا کہ کوئی بھی بندہ معزز ہستیوں کے عزت اور وقار کو مجروح نہیں کریں گا اور یہ ایک عالمی قانون بن گیا تھا لیکن امریکہ اور یورپ میں اس پر عمل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اس کو آزادی اظہار رائے کے منافی قرار دیتے ہے حالانکہ آزادی

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
*www.al-aasar.com*

*Vol. 2, No.4 (2025)*
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

اظہار رائے کے قوانین میں بصراحت یہ موجود ہے کہ کسی کے دین، مذہب اور مقدس ہستیوں کے خلاف کوئی نازیبا الفاظ استعمال کرنا جرم ہے۔ لیکن اسلام اور رسول اللہ ﷺ سے عداوت کے بناء پر انھوں نے سرے سے اس قانون کو بے کار اور مہمل بنا دیا۔

### 3.1 انسانی حقوق کے تنظیموں کے وضع کردہ اُصول

بین الاقوامی سطح پر انسانی حقوق کے تحفظ کا علمبردار آرٹیکل 19 سمجھا جاتا ہے وہ اس وجہ سے کہ اس آرٹیکل میں انسانی حقوق یعنی آزادی رائے کی حفاظت ہے اور یہ عمومی طور پر ثابت کیا گیا ہے بلا کسی امتیاز و تفریق کے، جو آرٹیکل کے متن سے بھی سمجھ میں آتا ہے۔

Article 19 of the Universal Declaration of Human Rights (UDHR) states that everyone has the right to freedom of expression and opinion. This includes the right to express opinions without interference, and to access and share information and ideas.[26]

Explanation

- Article 19 of the UDHR protects the freedom to express oneself and hold opinions without interference.
- It also protects the freedom to access and share information and ideas through any media and regardless of borders.
- Freedom of expression is a fundamental human right.
- The UDHR was adopted by the United Nations in 1948. It outlines 30 rights and freedoms that are the foundation for international human rights law.

یونیورسل ڈیکلریشن آف ہیومن رائٹس (UDHR) کا آرٹیکل 19 کہتا ہے کہ ہر کسی کو اظہار رائے اور رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے۔ اس میں مداخلت کے بغیر رائے کا اظہار کرنے، معلومات اور خیالات تک رسائی اور اشتراک کرنے کا حق شامل ہے۔

وضاحت

- UDHR کا آرٹیکل 19 بغیر کسی مداخلت کے اظہار خیال اور رائے رکھنے کی آزادی کا تحفظ کرتا ہے۔
- یہ کسی بھی میڈیا کے ذریعے اور سرحدوں سے قطع نظر معلومات اور خیالات تک رسائی اور اشتراک کرنے کی آزادی کی بھی حفاظت کرتا ہے۔
- اظہار رائے کی آزادی ایک بنیادی انسانی حق ہے۔
- UDHR کو اقوام متحدہ نے 1948 میں اپنایا تھا۔ یہ 30 حقوق اور آزادیوں کا خاکہ پیش کرتا ہے جو انسانی حقوق کے بین الاقوامی قانون کی بنیاد ہیں۔

**تبصرہ**

پچھلے سطور سے بھی یہ بات واضح ہوگئی کہ آزادی اظہار رائے ایک بنیادی حق ہے اور جس طرح یہ وضعی قانون نے انسان کو عطا کیا ہے اسی طرح سینکڑوں سال قبل مذہبی قانون نے بڑی شدومد کے ساتھ اس کی تائید کی۔ اس کے حمایت میں جس جرأت اور دلیری کا مظاہرہ کیا ہے شاید کوئی اور مذہب اس کا ہم پلہ ہو۔ اس وجہ سے حق کے تائید و تحفیظ میں اسلام کا بڑا ہاتھ ہے لیکن یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جس طرح اسلام نے آزادی اظہار کے لئے کچھ حدود و قیود مقرر کی ہے اسی طرح عالمی منشور میں بھی اس کے لئے کچھ حدود ہیں جس پار کرنا قانونی جرم شمار ہوتا ہے اور آئین میں اس کے لئے خاص تعزیرات ہیں جو کوئی بھی ملک اپنے سلامتی کو مد نظر رکھ کر اس کو نافذ کر سکتا ہے۔

ICCPR جو کہ مخفف ہے International Covenant on Civil and Political Rights سے۔ یہ ایک شہری اور سیاسی حقوق سے متعلق ایک بین الاقوامی تنظیم ہے اور عالمی سطح پر یہ بھی آزادی رائے کے حمایت میں کام کرتی ہے اور ان کے وضع کردہ قوانین اور دفعات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان کا عملی کام شہریوں کے حقوق کی حفاظت ہے چاہیئے ان کا تعلق شہری کے ذات سے ہو یا وہ حق سیاسی ہو کیونکہ یہ دونوں حقوق انسان کے جمہوری حق ہے اور کسی بھی جمہوری معاشرے کی ترقی اور اصلاح ان کے آزادی پر موقوف ہے اس وجہ سے اس تنظیم بنیادی اصول میں یہ کہ

1.. Everyone shall have the right to hold opinions without interference.

2 ..Everyone shall have the right to freedom of expression; this right shall include freedom to seek, receive and impart information and ideas of all kinds, regardless of frontiers, either orally, in writing or in print, in the form of art, or through any other media of his choice[27]

ہر شخص کو بغیر کسی مداخلت کے اپنی رائے رکھنے کا حق حاصل ہوگا۔

2.. ہر شخص کو اظہار رائے کی آزادی کا حق حاصل ہوگا۔ اس حق میں آزادی کے تمام اقسام بغیر کسی تحدید کے، زبانی طور پر، ہر قسم کی معلومات اور خیالات کی تلاش، وصول اور فراہم کرنا، تحریری طور پر یا پرنٹ میں، آرٹ کی شکل میں، یا اپنی پسند کے کسی دوسرے میڈیا کے ذریعے حاصل کرنا شامل ہیں۔

اس کے علاوہ آرٹیکل 19، آرٹیکل 11 اور 10 ان سب سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آزادی اظہار رائے کے لئے اُصول مقرر ہیں اور ان اُصول کی پاسداری لازمی اور ضروری بھی ہے تاکہ آزادی اظہار رائے کے آڑ میں توہین رسالت و توہین مذہب سے بچا جائے۔

**سفارشات**

دنیا عالم مختلف اقوام اور مذاہب کی آماج گاہ اور مسکن ہے اور انسان فطرتی طور پر اپنے دین اور مذہب سے جنون کے حد تک تعلق رکھتا ہے اس وجہ سے معاشرے میں امن وسکون سے رہنے کے لئے کچھ عالمی اور علاقائی قوانین کی ضرورت ہے تاکہ ان قوانین کی پاسداری سے معاشرے کا امن برقرار رہے۔ اور خلاف ورزی کے صورت میں کھڑی سزا دی جاسکے۔ درج ذیل میں توہین رسالت و توہین مذہب کے سزا سے متعلق چند سفارشات پیش کئے جاتے ہیں۔

- توہین کے لئے وضع کردہ سزا چونکہ شریعت نے دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے لیکن عمومی طور پر پوری دنیا میں اس کو عملی طور پر نافذ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ کسی بھی مقدس ہستی کے توہین کا ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے اور بالفرض کسی سے توہین صادر ہوئی تو بلا تفریق سزا دی جائے،
- وضعی قوانین میں جو ایکٹ 295 سی ہے اس کا نفاذ یقینی بنائے جائے۔ اور ان ذیلی ایکٹ اے اور بی کی متعین کردہ سزاوں کو جرم کے ثابت ہونے میں بلا تاخیر نافذ کیا جائے۔
- عالمی طور پر توہین رسالت اور توہین مذہب کے روتھام کے لئے ایک فورم کا انعقاد ضروری ہے جس مقصد ان قوانین میں بوقت ضرورت اور مرور زمانے سے اس میں ضروری تبدیلی کیا جائے تاکہ نئے ٹیکنالوجی کے ذریعے ہونے والے واقعات کا جائزہ لے کر قانون سازی کی جائے۔
- توہین رسالت کے بنیادی اور اساسی ایکٹ 295 سی کو نا چیڑہ جائے اور آئین اور دستور سے ہٹ کر من چاہت تبدیلی سے گریز کریں
- کسی خاص طبقے کو رعایت دینے کے لئے قانون میں تبدیلی کرنا شرعی اور وضعی قوانین کے مخالف ہے اس وجہ سے قانون عام ہونا چاہئے تاکہ اس کے نفاذ میں مشکلات نہ ہو۔
- توہین کے ثبوت کے لئے شریعت کے وضع کردہ اُصول پر عمل کرنے کے لئے اقدامات کو یقینی بنائے جائے یا حکومتی طور پر ایسی کمیٹی بنائے جائے جو واقعہ کی جانچ پڑتال شرعی اور وضعی قوانین کے مطابق کی جائے۔
- حکومتی طور پر توہین کی سزا میں تاخیر اور رعایت کی جائے تاکہ عوام کسی غیر قانونی اقدام پر مجبور نہ ہو۔
- توہین اور آزادی رائے میں فرق کرنا چاہئے انسانی حقوق کے وضع کردہ اُصول کو اپنایا جائے عالمی طور پر یہ بات اُجاگر کرنا ضروری ہے کہ کسی بھی مقدس ہستی کی توہین آزادی اظہار رائے نہیں بلکہ یہ فساد کے زمرے میں آتا ہے۔

**مصادر و مراجع**

---

[1] الانعام:108

[2] الاحزاب:57

[3] التوبۃ:61

[4] التوبۃ:12

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
*www.al-aasar.com*

*Vol. 2, No.4 (2025)*
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN:3006-6921

5 تفسیر ابن کثیر:ج،3ص:359، بتحقیق عبد الرزاق مھدی، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ 2003ء

6 صحیح البخاري:ج،2ص:887،رقم الحدیث:2375،المحقق:د. مصطفى دیب البغا،الناشر،دار ابن کثیر دمشق،الطبعة الخامسة،1414

7 صحیح البخاري،ج 5،ص237

8 صحیح البخاري،ج4ص:1561.

9 ابن تیمیہ،الصارم المسلول علی شاتم الرسول،ص135

10 التوضیح لشرح الجامع الصحیح 31/52. أبو حفص عمر بن علي المعروف ب-ابن الملقن(723-804ھ-)،المحقق:دار الفلاح للبحث العلمي وتحقیق التراث بإشراف خالد الرباط،جمعة فتحي، تقديم: أحمد معبد عبد الکریم، أستاذ الحدیث بجامعة الأزهر،الناشر: دار النوادر، دمشق–سوریا،الطبعة:الأولی،1429ھ-

11 الصارم المسلول علی شاتم الرسول،ص141

12 الصارم المسلول علی شاتم الرسول،ص92

13 ابن الھمام، کمال الدین محمد بن عبد اللہ الواحد، فتح القدیر،ج5،ص:332، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

14 ابن نجیم، زین الدین بن ابراھیم، الاشباہ والنظائر، ص:159،158، مکتبہ رحمانیہ لاہور

15 ابن عابدین،ج،2،ص:327،مکتبہ حقانیہ پشاور

16 حصکفی، علاء الدین، در مختار،ج،6،ص:356، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

17 اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان،ج،3،ص:112، مکتبہ دارالعلم بیروت 2001ء

18 القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر، احکام القرآن،ج،3،ص:112، دارالآفاق العربیہ

19 الصارم المسلول،ص260

20 ردالمختار،ج،6،ص:331

21 کتاب الشفاء،ص256

22 الصارم المسلول،ص24

23 نفس المرجع

24 نفس المرجع

25 25 Ppc section 295,296,297,298

26 https://www.un.org/en/about-us/universal-declaration-of-human-rights

27 https://ccprcentre.org/files/media/Simple_guide_on_The_International_Covenant.pdf